۲۰۲/۷۸۶

ہلالِ کربلا

مرثیہ۔۔۔۲۴

درحالِ حضرت ہلالِ بن نافعؑ بجلی علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقرؔ رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔۱۳۹۸ھ م ۱۹۷۸ء

تعداد بند۔۔(۱۲۳)

www.emarsiya.com

حق تعالیٰ کی ہے قدرت، جسے کہتے ہیں ہلال | ایک رخشندہ ہے آیت جسے کہتے ہیں ہلال
بزمِ انجم کی ہے زینت جسے کہتے ہیں ہلال | صانعِ کُل کی ہے صنعت جسے کہتے ہیں ہلال

ایک تاثیر کا انداز ہے اس کی رُویَت
قمری ماہ کا آغاز ہے اس کی رُویَت

حشر سے قبل ہی محشر ہے محرم کا ہلال | غم و اندوہ سراسر ہے محرم کا ہلال
صورتِ ابروئے سرورؑ ہے محرم کا ہلال | چشمِ پُر آب میں خنجر ہے محرم کا ہلال

دیکھتے ہی اسے احساس مچل جاتا ہے
یہ وہ ہے حربۂ غم۔ دل پہ جو چل جاتا ہے

نظر آتا ہے سفر شاہؑ کا جاری اس میں | عالمِ حُزن مدینے پہ ہے طاری اس میں
چلی مکّے کی طرف شہؑ کی سواری اس میں | بنتی ہے حسرتِ صغراؑ کی عماری اس میں

یہ سواری بڑی پُر درد نظر آتی ہے
چاند میں قافلہ کی گرد نظر آتی ہے

دیکھئے اسمیں کہ ہیں شاہِؑ ہدا زحمت میں | مکّہ پہنچے بھی تو شبیرؑ نہیں راحت میں
چشمِ اسلامِ حقیقی ہے بڑی حیرت میں | قاتل آتے ہیں نظر حاجیوں کی صورت میں

حفظِ دیں کیلئے مکّے سے نکلنا دیکھو
حج کو عُمرے سے شہِؑ دیں کا بدلنا دیکھو

چاند میں ماہِ محرم کے قیامت دیکھو | چاند میں ایک مسافر پہ مصیبت دیکھو
چاند میں نائبِ سرورؑ کی شجاعت دیکھو | چاند میں مُسلمِؑ بیکس کی شہادت دیکھو

ہر دۂ چشم پہ اک خوں بھرا لاشہ اُترا ابام
کے طُور سے جب موسیٰؑ کوفہ اُترا

www.emarsiya.com

اسمیں آتا ہے نظر شاہؑ ستم ہیں سہتے
لشکرِ شام کے کچھ اور ہی ہیں منصوبے
اشکِ غم بہتے ہیں معصوموں کے رُخساروں سے
خیمے دریا سے اُٹھاتے ہیں عدو سرورؑ کے

حالتِ غیظ میں شکلِ بنِ حیدرؑ دیکھو
اسمیں عباسؑ کے بدلے ہوئے تیور دیکھو

اسمیں آتے ہیں نظر شاہؑ کے بچے نالاں
دیدۂ ذہن میں دریائے عطش کا ہے سماں
اُٹھتا ہے دیکھنا وہ پیاس کی شمعوں سے دھواں
جسمیں بے شیر کے جُھولے کا سفینہ ہے رواں

ہر نظر صاحبِ احساس کی بے لاگ لگے
چاند میں سوزِ عطش سے نہ کہیں آگ لگے

شبِ عاشور کا منظر ہے کہ ویراں جنگل
دل میں ہوتے ہیں جو جذباتِ شجاعت بے کل
روشنی دیتی ہے اصغرؑ کے عطش کی مَشعل
کرتے ہیں تیغ پہ عباسِؑ دلاور صیقل

ابروئے غیظ کی تصویر نظر آتا ہے
چاند ۔ عباسؑ کی شمشیر نظر آتا ہے

دیکھنا ۔ صاف نظر آتے ہیں عباسِؑ علیؑ
جسم میں بڑھنے لگی خونِ علیؑ کی گرمی
جانبِ شمر نظر کرتے ہیں تیوری ہے چڑھی
دھجیاں ہوتی ہے تحریر اماں نامے کی

واقعہ لکھنے میں ہوش اُڑنے لگے خامے کے
چاند سے گرنے لگے پُرزے اماں نامے کے

ہوتی ہے دیکھئے عاشور کے محشر کی سحر
پردہ خیمے کا اُٹھا نکلے شہِؑ جن و بشر
فرق پر اپنے ہے اوڑھے ہوئے خوں کی چادر
آتی ہے چاند سے آوازِ اذانِ اکبرؑ

اشک جب چشمِ پشیماں سے ٹپک جاتے ہیں
حُرؑ کی تقدیر کے نظارے نظر آتے ہیں

www.emarsiya.com

دیکھئے چاند میں وہ تیر چلے شہؑ کی طرف
ہوئے آمادۂ پیکار محمدؐ کے خلف
سیکڑوں تیر یہ ہیں اور بہتر ہیں ہدف
تیغ لے کر بڑھے ہے میداں کی طرف شاہِؑ نجف

شہؑ کے انصار کی للکار سُنائی دے گی
چاند سے تیغوں کی جھنکار سُنائی دے گی

قلبِ افواج میں بچوں کی رسائی دیکھو
صاف میداں ہوا ہاتھوں کی صفائی دیکھو
کوفہ و شام کے لشکر کی دُہائی دیکھو
چاند میں عونؑ و محمدؑ کی لڑائی دیکھو

انکے رُخ۔ ذہن میں رہ رہ کے چمک جاتے ہیں
چاند میں دیکھنا دو چاند نظر آتے ہیں

شاہِؑ دیں پڑھتے ہیں تعویذِ حسنؑ کی تحریر
حملے کرنے لگی طفلیٔ علیؑ کی تصویر
دیتے ہیں اذنِ وغا ،ابنِ حسنؑ کو شبیرؑ
جنگ میں چلنے لگی صلحِ حسنؑ کی شمشیر

ارزقِ شوم کو قاسمؑ سے جری نے مارا
مرحبِ وقت کو اک آور نے مارا

چاند میں آیا نظر تیغ لئے ہیں اکبرؑ
وہ تو ہمشکلِ نبیؐ ہو بہو آتے ہیں نظر
اُن کے چہرے سے نمایاں ہے جلالِ حیدرؑ
اُن کے ابرو کی شکن آیئنۂ شقِ قمر

علی اکبرؑ میں تو اندازِ نبیؐ دیکھ لیا
اہلِ احساس نے اعجازِ نبیؐ دیکھ لیا

چشمِ احساس میں حیدرؑ کی نظر کو دیکھو
ہو نظر گر تو وفاؤں کے گہر کو دیکھو
سانس لیتی ہوی سرورؑ کی سپر کو دیکھو
چاند میں اب بنی ہاشم کے قمر کو دیکھو

وہ یداللہؑ کا دلبند نظر آتا ہے
چاند کا نور تو دہ چند نظر آتا ہے

www.emarsiya.com

دیکھو عباسؑ جری نہر پہ جا کر پلٹے
دستِ امواج سے دامن کو چھڑا کر پلٹے
معجزہ ضبطِ عطش کا بھی دکھا کر پلٹے
پیاس میں آبِ وفا سے وہ نہا کر پلٹے
نکل آئے ہیں تکلم کے نشاں پر کانٹے
مشک میں پانی ہے اور سوکھی زباں پر کانٹے

تشنگی حد سے بڑھی ۔ ہوگیا بے شیر نڈھال
کرتی ہے تیغِ زباں اُسکی قیامت کی جدال
حُسنِ یوسفؑ کو بھی حیرت ہے وہ ہے حُسن و جمال
چرخِ ارمانِ شہِؑ دین کا یہ بچہ ہے ہلال
منزلِ بدر میں مثلِ شہِؑ خیبر ہوتا
یہ جواں ہوتا اگر ۔ ثانیٔ حیدرؑ ہوتا

مثلِ اکبرؑ وہ شہادت میں ہے، گو ہے اصغرؑ
ایسا شش ماہا جو ہے واقفِ عزمِ سرورؑ
مقصدِ شاہ ع پہ اس عمر میں ہے جس کی نظر
حلق پر تیرِ ستم اس نے ہے کھایا ہنس کر
معجزہ برقِ تبسم کا دکھایا اس نے
آشیاں بیعتِ فاسق کا جلایا اس نے

چاند میں ماہِ محرم کے ہے کیا کیا تفسیر
اس میں آتی ہے نظر شکلِ وقارِ شبیرؑ
دیکھیے خوابِ براہیمؑ کی اس میں تعبیر
روزِ عاشور کے محشر کی ہے اس میں تصویر
حق کی آواز ہے ۔ تا عرش یہ جاتی ہے سُنو
استغاثے کی صدا کانوں میں آتی ہے سُنو

یہ صدا اُس کی ہے سر جس کا سناں سے بولا
حلق کا جس نے لہو ظرفِ بقا میں گھولا
دین کے عُقدے کو تدبیر سے اپنی کھولا
پیاس کے وزن کو کانٹے پہ زباں کے تولا
سرد آہوں کی طرح آبِ رواں اُٹھتا ہے
چاند سے پیاس کے شعلے کا دھواں اُٹھتا ہے

www.emarsiya.com

جسکو طوفانِ مصائب میں نہیں خوف و ہراس
رکھتا ہے قلب میں جو ضبطِ عطش کا مقیاس
نبضِ دیں کی حَرکت بن گئے جس کے انفاس
حفظِ اسلام کا شہ رگ کو ہے جس کی احساس

سر کٹانے کو چلا گوہرِ ایماں لے کر
نکلا عاشور کو جو تیغِ رگِ جاں لے کر

دیکھئے رن کی زمیں خوف سے تھرّاتی ہے
چاند میں کوفے کی دیوار نظر آتی ہے
تیغِ شہؑ ۔قلب میں افواج کے دھنس جاتی ہے
فوجِ اعدا اسی دیوار سے ٹکراتی ہے

تیغِ شبیرؑ نے میداں میں کرامت کردی
ایک پیاسے کی لڑائی نے قیامت کردی

دیکھئے چاند محرم کا وہ تھرّانے لگا
اشکِ خوں پیرِ فلک خاک پہ برسانے لگا
اک اندھیرا سا بدامانِ ہوا چھانے لگا
نوکِ نیزہ پہ سرِ شاہؑ نظر آنے لگا

چاند کو مہرِ الم کی نہ کرن لگ جائے
مثل ۔سورج کے نہ اسکو بھی گہن لگ جائے

اور اک ماہِ محرم میں قیامت دیکھی
فرش پر زیرِ کفن ، شکلِ عبادت دیکھی
اس کی پچیسویں کو ایک مصیبت دیکھی
چاند میں حضرتِ عابدؑ کی شہادت دیکھی

ظلمِ اعدا کے علامات کہاں آئے نظر
طوق کے گردنِ عابدؑ پہ نشاں آئے نظر

چرخ پر میں نے جونہی چاند صفر کا دیکھا
خودمرے قلب نے دی چپکے سے مجھکو یہ صدا
شادی و غم کا مرے دل میں تآثر آیا
ساتویں کو ہوئے ہیں موسیٰ کاظمؑ پیدا

ہے وہ تاریخِ مسرت جو ہوی غم میں نہاں
یہ خوشی ہوگئی شبیرؑ کے ماتم میں نہاں

www.emarsiya.com

یاد آئی مجھے جس وقت صفر کی ستّرا
چاند میں میں نے شہادت کا نظارا دیکھا
فرش پر اپنے تڑپتے تھے غریب الغرباؑ
جاں بلب زہر سے تھے حضرتِ موسیٰ رِضاؑ
جذبۂ شوقِ زیارت مجھے تڑپانے لگا
روضۂ شاہِؑ خراسان نظر آنے لگا

بست و ہشتم بھی صفر کی مجھے یاد آنے لگی
یادِ پیغمبرِؐ اعظم مجھے تڑپانے لگی
قلب غمگین ہوا ۔ غم کی گھٹا چھانے لگی
دل کی دُنیا میں قیامت ہوی تھرّانے لگی
چاند میں صاحبِ معراج کا جلوا دیکھا
ہوی معراجِ بَصَر ۔ گنبدِ خضرا دیکھا

اس میں اک اور مصیبت نظر آئی ہے شدید
ضابط و فخرِ زماں ۔ خُلق و تحمّل میں وحید
مجتبیٰؑ ۔ صبر کے ایوب ۔ زمانے کے سعید
حسنِؑ سبز قبا زہر سے ہوتے ہیں شہید
چاند آنکھوں میں مری سبز نظر آنے لگا
تیر جب دیکھے ہیں تابوت میں تھرّانے لگا

جب نظر آیا مجھے ماہِ ربیع الاول
میری آنکھوں میں پھرا سبطِ نبیؐ مُرسل
دَور میں اپنے جو تھا سارے جہاں سے افضل
عسکریؑ جس کا لقب جس کا نہ تھا کوئی بدَل
دہر میں ساتویں اس ماہ کی جس دم آئی
زہر سے سامرے میں اس نے شہادت پائی

ربیع الاول

تیسرے ماہ کا دل میں مرے آیا جو خیال
دل پہ چھایا شہِؐ بطحا کی ولادت کا جلال
پھر گیا نظروں میں اعجازِ پیمبرؐ کا کمال
مُسکراتے ہوئے شق ہوگیا گردوں پہ ہلال
ذہنِ انساں نے سبق مُصحفِ وحدت کا پڑھا
چاند نے کلمہ۔ محمدؐ کی رسالت کا پڑھا

www.emarsiya.com

اسی تاریخ کا اک واقعہ ہے پیشِ نظر | خندۂ گُل کی طرح قلب پہ ہے جس کا اثر
صبحِ صادق کا ہویدا ہوا جس دم منظر | آیا دُنیا میں کوئی صدق کا پیکر بن کر

آئی آواز ۔ ہوا مُصحفِ ناطق پیدا
اسی تاریخ ہوئے جعفرِؑ صادق پیدا

جب مجھے آیا نظر ماہِ ربیع الثانی | کرتا تھا فرطِ مسرت سے وہ گُل افشانی
آمدِ عسکریؑ سے اور ہوا نورانی | دی صدا اُس نے کہ آتا ہے نقیؑ کا جانی

دسویں تاریخ کو ایمان کا تارا چمکا
جمادی الاول
گیارہویں چرخِ امامت پہ ستارا چمکا

ماہِ پنجم کا مجھے چاند جو آیا ہے نظر | مثلِ ۔ خنجر کے وہ چلنے لگا میرے دل پر
ہوگیا تیرہویں تاریخ کا مجھ پر جو اثر | رحلتِ بنتِ پیمبرؐ سے ہوا میں مضطر

غسل دیتے ہوئے حیدرؑ نے مصیبت دیکھی
پہلوئے فاطمہؑ زہرا میں قیامت دیکھی

یک بیک پانزدہ تاریخ مجھے یاد آئی | اسی تاریخ تولد ہوا سرورؑ کا علیؑ
اسکی آمد ہی سے تزئین مُصلے کی ہوی | ہوتی ہے ارض و سما ۔ چاند ستاروں میں خوشی

دی عبادت نے صدا دہر میں عابدؑ آیا
آئی آواز یہ کعبے سے کہ ساجد آیا

چاند ہے ماہِ جمادیٔ دوم کا پیدا | اس مہینے میں ہوی عصمتِ کبریٰ پیدا
فخرِ مریمؑ میں ہے معبود کا جلوا پیدا | بیسویں کو ہوی ہے فاطمہؑ زہرا پیدا

خوش خدیجہؑ ہے کہ آغوش میں نور آیا ہے
شاہِؐ لولاک نے معراج کا پھل پایا ہے

www.emarsiya.com

تیسری ماہِ ششم کا جو تصور آیا | چاند کو دیکھتے ہی آنکھوں سے دریا نکلا
بعد ۔ احمدؐ کے عجب سیدہؑ کا حال ہوا | آگیا فاطمہؑ کے دستِ جوانی میں عصا

رحلتِ فاطمہؑ سے چرخ بھی تھرّاتا ہے
چاند میں تو مجھے تابوت نظر آتا ہے

میری بیتاب نظر ماہِ رجب پر جو پڑی | چٹکیاں لینے لگی دل میں رجب کی پہلی
دہر میں حضرتِ باقرؑ کی ولادت جو ہوی | علم کے باغ کی ہنسنے لگی ہر ایک کلی

روح ۔ احساسِ مسرت کا مزا پا ہی گئی
چاند کو دیکھ کے آنکھوں میں بہار آ ہی گئی

تیسری ماہِ رجب کی تو قیامت لائی | چاند کے ساتھ ہے گریاں فلکِ مینائی
غم سے لبریز مرے قلب کی ہے گہرائی | اس مہینے میں نقیؑ نے بھی شہادت پائی

ماہِ نو ۔ درد کے اثرات سے تھرّاتا ہے
رنگِ رُخ چاند کا اس غم سے اُڑا جاتا ہے

پانچویں آتے ہی اس چاند کے تیور بدلے | تارے اطراف کے ہِل ہِل کے بنے گلدستے
چرخ کے صحن میں گل، عِقدِ ثُرّیا کے کھلے | پھول، عرفان کے میلادِ نقیؑ سے مہکے

کہکشاں پھول لئے ایسی خوشی میں آئی
فصلِ گل، گلشنِ ارمانِ تقیؑ میں آئی

ذہن میں دسویں رجب کا جو تصور آیا | کعبۂ دل میں ہوا ابنِ رِضاؑ کا جلوا
چاند میں آئی نظر مجھ کو مدینے کی فضا | آئی آواز ۔ تقیؑ آج ہوئے ہیں پیدا

چرخ پر ہو ہی گیا چاند کا ہالا روشن
اور زمیں پر ہوا تقوے کا مُصلیٰ روشن

چاند پر ماہِ رجب کے جو نظر میری پڑی
بیتِ معبود کی تصویر نگاہوں سے کھنچی
تیرہویں ماہِ رجب ذہن میں میرے آئی
بڑھ گئی اتنی خوشی آ گئی کعبے کو ہنسی

اب تصور میں حرم ہوگیا مُلحقِ قمر
شق ہوی کعبے کی دیوار ہوا شقِ قمر

کہکشاں کا ہے بنا ہار۔ مسرت کی ہے دھوم
آسماں پر ہوئے منحوس ستارے معدوم
نذر کو پھول لئے عِقدِ ثُریّا کا ہجوم
فرش پر کعبہ ہنسا' چرخ پہ ہنستے ہیں نجوم

دیکھا افلاک پہ خالق کے ولی کا جلوہ
ہوگیا چاند ستاروں میں علیؑ کا جلوہ

ان کو عرفاں نے نقاب اپنے اُلٹ کر دیکھا
ان کو قرآن نے نقطے میں سمٹ کر دیکھا
ان کو جبرئیل کے شہپر نے بھی کٹ کر دیکھا
ان کو سورج نے عبادت میں پلٹ کر دیکھا

دل پہ شادی کی مسرت کا نظارا اُترا
ان کا گھر وہ ہے جہاں چرخ سے تارا اُترا

ماہِ نو میری نگاہوں میں بنا ماہِ تمام
چھا گئی ایسی خوشی ہنسنے لگا دل کا نظام
اہلِ عرفاں کو یہ دیتا ہے مسرت کا پیام
جگمگانے لگا حیدرؑ کی ولادت کا مقام

چاند' جلوہ رُخِ حیدرؑ کا دکھاتا ہے مجھے
چاند کی سطح پہ کعبہ نظر آتا ہے مجھے

میں نے اس ماہ میں شادی و مسرت دیکھی
غم کی تصویر' تصور کی بدولت دیکھی
یاد پچیسویں آئی تو قیامت دیکھی
چاند میں موسیٰ کاظمؑ کی شہادت دیکھی

شبنمِ موت کو ایمان کے گل پر دیکھا
لاشہ مظلوم کا بغداد کے پُل پر دیکھا

www.emarsiya.com

ماہِ شعباں پہ مسرت کی نظر میری پڑی | نُور میں نُور کے اظہار کی تصویر کھنچی
پرِ فطرس کی ہوا سے یہ صدا ہے آئی | آئے ہیں تیسری شعباں کو حسینؑ ابنِ علیؑ

یک بیک آیا تصور رُخِ زیبا کا مجھے
چاند میں چاند نظر آتا ہے زہراؑ کا مجھے

آئینہ بن گیا ہے میرے تصور کا اثر | سامنے آنکھوں کی میری ہے یہ گویا منظر
زیبِ گہوارۂ پُر نور ہے ابنِ حیدرؑ | جھولہ جبریل جُھلانے لگے لوری دیکر

بطفیلِ شہِؑ ذیشاں بمسرت جاگی
سوئے شبیرؑ تو جبریل کی قسمت جاگی

چاند آیا جو نظر پانچویں شعباں کا مجھے | اُس میں دیکھے ہیں مسرت کے مناظر میں نے
ورقِ ذہن پہ نقشے جو ولادت کے کھنچے | ہوگئے سیّدِ سجادؑ کے رُخ کے جلوے

چاند میں منظرِ بُہجت مجھے آیا ہے نظر
چاند میں جشنِ ولادت مجھے آیا ہے نظر

آیا شعبان کی اب پانزدھم کا جو خیال | صاحبِؑ عصر کی آمد کا نظر آیا جلال
پردۂ غیبتِ کبریٰ ہے تصور کا جمال | بدرِ کامل نظر آتا ہے مجھے اب تو ہلال

ارض و افلاک میں ہے شانِ عُلوئے صاحبؑ
چاند تاروں میں ہوا جلوۂ روئے صاحبؑ

دیکھیں شبنم کو اگر یہ تو گہر ہوجائے | شام پر لطفِ نظر ہو تو سحر ہوجائے
غیظ میں چاند کی جانب جو نظر ہوجائے | ماہِ نو ، تیغ بنے مہر سپر ہوجائے

دینِ اسلام کو مل جائے مُرادِ آخر
قبل ۔ محشر کے ہو اک حشرِ جہادِ آخر

www.emarsiya.com

چرخ پر ہوگیا ماہِ رَمضاں جلوہ نما
نور افشاں ہوا رُوئے حسنِؑ سبز قبا
پھر گیا آنکھوں میں اب پانزدھم کا نقشا
چاند میں آیا نظر فاطمہؑ کا ماہ لقا

سر سے تا ناف پیمبرؐ کی شباہت دیکھی
ورقِ ذہن پہ معراجِ بصارت دیکھی

یاد پھر آگئی اکیسویں ماہِ رَمضاں
ہے خیالات میں محراب پہ خوں کی افشاں
مسجدِ کوفہ میں حیدرؑ کی اذاں کا وہ سماں
مسجدِ ذہن میں شق ہوگیا بُرجِ ایماں

اشکِ غم ، عالمِ امکاں کو بہاتے دیکھا
خون میں کعبۂ ایماں کو نہاتے دیکھا

چرخ پر آیا نظر خوشیوں کی تمہید کا چاند
دیتا ہے درسِ عمل دین کی تقلید کا چاند
جگمگانے لگا اللہ کی توحید کا چاند
اُنگلیاں اُٹھنے لگیں دیکھ لیا عید کا چاند

کیسے کہدوں کہ خوش انجام کی تمہید ہے یہ
روزے مقبول اگر ہوں تو بڑی عید ہے یہ

یومِ غم آگیا پچیسویں شوال کا یاد
صادقِؑ آلِ محمدؐ سے ملی دیں کو مُراد
ہوگئی حضرتِ جعفرؑ پہ غضب کی بیداد
کرتی ہے ان کی شہادت پہ صداقت فریاد

گیئے آفاق سے اللہ کی قُربت پائی
زہر سے علمِ مُجسم نے شہادت پائی

ماہِ ذیقعدہ ہوا چرخ پہ جب نور فشاں
پھول گلزارِ امامت میں ہوا اب خنداں
پھر گیا گیارھویں تاریخ کا آنکھوں میں سماں
آٹھواں چرخِ امامت پہ ہوا چاند عیاں

بے وطن ہوکے غریب الغرباؑ کہلائے
مرضیٔ حق پہ چلا یوں کہ رِضاؑ کہلائے

www.emarsiya.com

زاویہ بدلا نظر کا تو ہوا رنگِ دگر | دیکھا تئیسویں ذیقعدہ کا میں نے منظر
میری نظروں میں تڑپتے تھے رِضاؑ بستر پر | زہر کا دیکھ لیا میرے تصور نے اثر

سَم کے اثرات سے معمور نظر آتا ہے
چاند ۔ ترشا ہوا انگور نظر آتا ہے

اس مہینے کی مجھے تیسویں جب یاد آئی | اک غم و ہم کی فضا قلب پہ میرے چھائی
چشمِ افلاک نے اشکوں کی لڑی ٹپکائی | تقئیؑ مصدرِ تقویٰ نے شہادت پائی

دستِ ظالم نے محل، زُہد و ورع کا ڈھایا
بادِ مسموم چلی، کعبۂ تقویٰ ڈھایا

ماہِ ذی‌حجہ پہ جب پڑگئی چشمِ خاطر | خوں فشاں ہونے لگا فکر کا میری طائر
دہر میں ساتویں تاریخ ہوی جب ظاہر | گیئے دُنیا سے اسی روز محمد باقرؑ

رہنما پانچواں رضواں کے چمن میں آیا
علم کا چاند شہادت کے گہن میں آیا

دسویں تاریخ اسی ماہ کی جب یاد آئی | اپنے بیٹے کی براہیمؑ نے قربانی دی
گوسفند آگیا۔گردن پہ چُھری جب پھیری | پھر تو قربانی اُسی وقت سے سُنت ٹھیری

بن گیا چاند نشاں منظرِ نورانی کا
کیا چمکتا ہوا خنجر ہے یہ قربانی کا

اس مہینے کی مجھے پانزدھم یاد آئی | چیشم میں ذہن کے ہے نور: تو ہے دل میں خوشی
چاند نظروں میں مری اور بنا نورانی | آئے ہیں عالمِ امکاں میں نقیؑ ابنِ تقیؑ

ہے تصور میں مرے ایک گُل افشاں تارہ
ضوفشاں چرخِ امامت پہ ہے دسواں تارہ

www.emarsiya.com

اس میں اٹھارویں ذی‌حجہ کا دیکھا ہے سماں
دستِ احمدؐ پہ نظر آگیا کُلِ ایماں
مجھ کو آتا ہے نظر چاند میں خُم کا میداں
میرے عرفان نے قرآن پہ دیکھا قرآں

اپنا رُخ ۔ دین کی تکمیل دکھاتی ہے مجھے
چاند میں آیتِ بلّغ نظر آتی ہے مجھے

میری حِس مجھ کو پیمبرؐ کی سُناتی ہے صدا
گوشۂ گوش میں اک عید مناتی ہے صدا
کان دھرتا ہوں صدا پر، کہ لبھاتی ہے صدا
میرے کانوں میں تو مَن کُنتُ کی آتی ہے صدا

چاند کی دید سماں خُم کا جو دکھلاتی ہے
دوپہر مجھ کو سرِ شام نظر آتی ہے

دیکھ کر ایسا سماں دل پہ مسرت چھائی
خُم کی آئی جو ہوا، زلفِ سخن لہرائی
چاند پر نظریں جمیں بڑھنے لگی بینائی
فرشِ توفیق پہ احساس نے لی انگڑائی

یاعلیؑ کہتے ہوئے حرفِ تمنا اُبھرا
خُم کے میداں کا مرے قلب پہ نقشا اُبھرا

میرے احساس پہ اس طرح سے چھائے حیدرؑ
میری نظروں میں پھرا رُوئے صفائے حیدرؑ
ہوگیا نورِ بصر میرا فدائے حیدرؑ
کام کرنے لگی صہبائے وِلائے حیدرؑ

اثرِ کیف سے مسرور ہوا جاتا ہوں
چاند کو دیکھ کے مخمور ہوا جاتا ہوں

چاند میں دیکھتی ہے میرے تصور کی نظر
وہ سپیدی کا پیمبرؐ کی بغل کا منظر
دستِ احمدؐ کی بلندی پہ وہ پہنچے حیدرؑ
جو مرے حق میں ہے اعلانِ خلافت کی سحر

سلطنت امن کی تا شمس و قمر مل جاتی
شبِ ضربت سے سحر یہ نہ اگر مل جاتی

www.emarsiya.com

چاند کی سیر میں مصروف رہا میرا خیال | لطفِ شبیرؑ سے حاصل یہ ہوا مجھ کو مآل
اتنے کم وقت میں ظاہر یہ کیا میں نے کمال | آگئے مرثیے میں بارہ مہینوں کے ہلال

مرثیہ متن ہے ' تفہیم بنا ہے چہرہ
چودہ معصوم کی تقویم بنا ہے چہرہ

واقفِ عالمِ امکاں ہے آئمہؑ کی نظر | اُن پہ ظاہر تھا سماوات و زمیں کا جوہر
چاند تاروں کی ملی مخبرِ صادقؑ سے خبر | حال ۔ اجرام کا بتلاتے رہے ہیں حیدرؑ

چاند پر آج تو انسانِ ذکی پہنچا ہے
صدیوں پہلے ہی وہاں علمِ علیؑ پہنچا ہے

شمس کو غرب سے پلٹاتے ہیں شاہِؑ خیبر | خانۂ حیدرِؑ صفدر میں ہے تارے کا گزر
وہ محمدؐ جنہیں کہتے ہیں شہِؐ جن و بشر | اُن کے بس ایک اشارے سے ہوا شقِ قمر

سُرعت واوج کی معراج وہ دکھلاتے ہیں
جاکے تا منزلِ قوسین پلٹ آتے ہیں

جو آئمہؑ ہیں وہ کیواں کی خبر دیتے ہیں | گرمئی مہرِ درخشاں کی خبر دیتے ہیں
محورِ گردشِ دوراں کی خبر دیتے ہیں | جوہرِ عالمِ امکاں کی خبر دیتے ہیں

وَہبی ہے علم آئمہؑ کا ' جو بنیادی ہے
وہ خبر دیتے ہیں تاروں میں بھی آبادی ہے

اِنہیں مل جاتی ہیں آشفتہ سری کی خبریں | دیتا ہے دل کا خضر ۔ راہبری کی خبریں
پاتے رہتے ہیں کسوفِ قمری کی خبریں | ان کو معلوم ہیں خشکی و تری کی خبریں

سُنتے ہیں علمِ لدُنی سے پیامِ شمسی
دامنِ فکر میں ان کے ہے نظامِ شمسی

www.emarsiya.com

چرخِ احکامِ شریعت کے ستارے یہ ہیں | راہِ مشکل میں زمانے کے سہارے یہ ہیں
کہتا ہے علمِ بیاں آنکھوں کے تارے یہ ہیں | بولتے چالتے قرآن کے پارے یہ ہیں

شجرِ حُسن کا بالیدہ ثمر کہلایا
ایک ان میں بنی ہاشم کا قمر کہلایا

فلکِ فکر کی زینت بنی ہاشم کا قمر | روحِ تصویرِ شجاعت بنی ہاشم کا قمر
حُسن کی بولتی صورت بنی ہاشم کا قمر | ایک اللہ کی قدرت بنی ہاشم کا قمر

رہبرِ راہِ وِلا ماہِ بنی ہاشم ہے
مہرِ تابانِ وفا ماہِ بنی ہاشم ہے

یوسفِؑ حُسنِ وِلا ' چاند بنی ہاشم کا | مقصدِ شہؑ کا دِیا ۔ چاند بنی ہاشم کا
روئے قرآنِ حیا ۔ چاند بنی ہاشم کا | جلوۂ طُورِ وفا ۔ چاند بنی ہاشم کا

نور سے اس کے ستارے سبھی روپوش ہوئے
جو تھے موسیٰؑ صفتی ۔ دیکھکے بیہوش ہوئے

اس کی توقیر ہی توقیرِ وفا کہلائی | اس کی تصویر ہی تصویرِ وفا کہلائی
اس کی ضو ۔ آیتِ تطہیرِ وفا کہلائی | اس کی ہی چاندنی تاثیرِ وفا کہلائی

اس نے کی رہبری تعلیمِ وفاداری میں
روشنی اس کی ہے تاریخِ علمداری میں

یہ وہ ہے چاند جسے کہتے ہیں بابِ حاجات | اس کے ہے رُخ کی ضیا آئینۂ حُسنِ صفات
جنبشِ قلبِ وفا اس کی بنی نبضِ حیات | اسکے دامن ہی میں بہتی ہے شجاعت کی فرات

یہ وہ دریا ہے پہاڑوں سے جو ٹکراتا ہے
اس کی ہر موج میں طوفان نظر آتا ہے

www.emarsiya.com

اسکے دامن میں ہے خوشنودیٔ سرورؑ کا ارم
سُورۂ نور ہے پیشانی روشن پہ رقم
سامنے اس کے جبیں سارے ستاروں کی ہے خَم
اس میں لہراتا ہے افواجِ وفا کا پرچم

عارفِ حق سبقِ صبر و رِضا لیتے ہیں
اسی پرچم کی ہوا اہلِ وفا لیتے ہیں

یہ قمر حیدری پیکار کا آئینہ ہے
یہ قمر جنگ کے معیار کا آئینہ ہے
یہ قمر باپ کے کردار کا آئینہ ہے
یہ قمر حیدرِ کرّارؑ کا آئینہ ہے

ہو بہو اس میں اُتر آئی ولی کی صورت
خود علیؑ کو نظر آتی ہے علیؑ کی صورت

چہرہ اس مرثیہ کا چاند نظر آتا ہے
طائرِ ذہن ' باندازِ دگر آتا ہے
شجرِ نظم میں مقصد کا ثمر آتا ہے
ربطِ مضموں کا مجھے خوب ہُنر آتا ہے

تھا مرے ذہن میں کیوان کے رفعت کا ہلال
ہے مگر نظروں میں اب چرخِ شہادت کا ہلال

اُفقِ صبح پہ نکلا ہے ہلالِ نصرت
چشمِ افلاک نے دیکھا ہے ہلالِ نصرت
صفحۂ نظم پہ اُبھرا ہے ہلالِ نصرت
خلدِ کے شوق میں ہنستا ہے ہلالِ نصرت

غیظ سے لشکرِ خونخوار کو تکتا ہے ہلال
ابرِ افواجِ حُسینی میں چمکتا ہے ہلال

یہ شہادت کے چمن کا ہے گلابِ نصرت
صید پر اپنے جھپٹتا ہے عقابِ نصرت
اس کی صورت ہے کتابی کہ کتابِ نصرت
اس کی شیدا ہے زلیخائے شبابِ نصرت

یہ حسیںؑ وہ ہے کہ ہے جس پہ کرم داور کا
اس پہ سایہ ہے پڑا حُسنِ علی اکبرؑ کا

www.emarsiya.com

اس پہ ہے پرتوِ اندازِ جلالِ شبیرؑ | اس پہ موہوم سا ہے عکسِ جمالِ شبیرؑ
اس کے رُخ سے ہے عیاں حُسنِ خیالِ شبیرؑ | کربلا کی ہے زمیں چرخِ ہلالِ شبیرؑ

روزِ عاشور عجب جلوہ دکھاتا ہے ہلال
کیا کرامت ہے زمیں پر نظر آتا ہے ہلال

فوجِ شبیرؑ میں چمکا ہے ہلالِ ہمت | لشکرِ شام نے دیکھا ہے ہلالِ ہمت
پھول کی طرح سے ہنستا ہے ہلالِ ہمت | خلد کو دیکھ کے اُبھرا ہے ہلالِ ہمت

یہ گزرگاہِ شہادت کی ضیا میں ہوگا
چاند یہ وہ ہے جو جنت کی فضا میں ہوگا

حُسنِ کردار کا معیار ' ہلالِ جانباز | غمِ شبیرؑ کا غمخوار ' ہلالِ جانباز
تیغ زن ' ماہرِ پیکار ' ہلالِ جانباز | بات کرتی ہوی تلوار ' ہلالِ جانباز

اسکی نظریں نہیں ترکش ہیں بھرے تیروں کے
اسکے فقرے نہیں' ضربات ہیں شمشیروں کے

اصل میں اس کا تصور ہے خیالِ ماتم | اس کی قامت سے ہے مربوط نہالِ ماتم
دید سے اس کی ہے وابستہ مآلِ ماتم | یہ ہلالِ تجلی ہے کہ ہلالِ ماتم

یہ نظر آتے ہی اک شورِ بُکا ہوتا ہے
دیکھتے ہی اسے آغازِ عزا ہوتا ہے

لکھتے ہیں سب ہی مورّخ یہ جری تھا جانباز | سرو قامت کہیں جس کو وہ تھا قد اسکا دراز
یہ حسَیں ایسا تھا خود حُسن کو تھا جس پر ناز | مثل اپنا نہیں رکھتا تھا وہ تھا تیر انداز

سامنے آتا تو فن اپنا دکھا سکتا تھا
ابنِ کاہل کو نشانہ یہ بنا سکتا تھا

www.emarsiya.com

یہ رقم ہے، شبِ عاشور جو قدرے گزری | نکلے میدان میں شاہنشۂ عالی نسبی
تنِ تنہا چلے جاتے تھے حسینؑ ابنِ علیؑ | ابنِ نافع نے جو دیکھا تو اُٹھے خود یہ بھی
لے کے جذبات، مودّت کے بڑھے جاتے تھے
پیچھے پیچھے شہِؑ والا کے چلے جاتے تھے

کہا شبیرؑ نے ہے کون جو پیچھے آتا | بولے یہ، آپ کا خادم ہوں، ہلال، اے مولاؑ
کس غضب کی ہے پُر آشوب زمانے کی ہوا | آپ کیوں نکلے، کہاں جاتے ہیں تنہا آقا
بولے شبیرؑ ۔ خیالات میں اُٹھا ہوں ہلالؑ
موقعٔ جنگ کو میں دیکھنے نکلا ہوں ہلالؑ

دیکھ کر جنگ کا نقشہ ہوئے واپس سرورؑ | ابنِ نافع سے کہا سَب کی ہے مجھ پر ہی نظر
میرے ہی قتل کے درپئے ہے یہ سارا لشکر | ظلم کے دائرے سے تم چلے جاؤ باہر
میرا خالق ہے نگہبان ۔ نہ غم کھاؤ ہلالؑ
تم اِنہیں ٹیلوں کے رستے سے نکل جاؤ ہلالؑ

کہا اس نے کہ خیال آئے جو دل میں میرے | مولاؑ ۔ مرجاؤں میں، ماتم میں مری ماں بیٹھے
میرے دل سے یہی کہتے ہیں وِلا کے جذبے | سرقلم ہو ۔ نہ قدم راہِ وفا سے سرکے
میری قسمت میں شہادت کے ہے شایاں ہونا
زندگی جانتا ہوں آپ پہ قرباں ہونا

کچھ ہی دن قبل ہی بس اسکی ہوی تھی شادی | اس کی زوجہ بھی بصد شوقِ وِلا ساتھ ہی تھی
جب اجازت اسے میدان میں جانے کی ملی | اس سے تب روتے ہوئے کہنے لگی وہ بی بی
کہیے ۔ کیا جنگ کو جاتے ہوئے فرماتے ہیں
چھوڑ کر کس پہ مجھے آپ چلے جاتے ہیں

www.emarsiya.com

اس خبر سے ہوئے واقف جو شہنشاہِ ؑ ہُدا
اس مجاہد کو بُلا کر شہِ ؑ دیں نے یہ کہا
بس علاج اب یہ ہے زوجہ کی تری حسرت کا
جنگ کرنے کیلئے اب نہ تو میدان کو جا
رن کو جائے کہ وطن جائے اطاعت ہے مری
تو جو چاہے وہ کرے اس میں اجازت ہے مری

سُن کے ارشاد، شہِ ؑ دیں کا وہ بولا صفدر
آپ کو چھوڑ کے میں سبطِ نبی ؐ جاؤں کدھر
مُنہ دکھانا ہے نبی ؐ کو مجھے روزِ محشر
کہکے زوجہ کو یہ، رخصت کیا اُس نے ہنس کر
رن کی جانب وہ چلا اک گلِ خنداں کی طرح
دل میں تھا نورِ وِلا ماہِ دُرخشاں کی طرح

غُل اُٹھا فوجِ عدو میں کہ دلاور نکلا
دی ترائی نے صدا رن میں غضنفر نکلا
راہِ سرور ؑ کی طرف ناصرِ سرور ؑ نکلا
گوہرِ اجرِ رسالت کو وہ لے کر نکلا
سایہ، عباس ؑ کا اس پر ہے حَشم رکھتا ہے
دستِ دل میں یہ مودّت کا علم رکھتا ہے

نور سے شوقِ شہادت کے دُرخشاں ہے جبیں
شانے اُبھرے ہوئے ہیں، چہرہ کتابی ہے حسَیں
شبِ عاشور کے ہمرنگ ہے زلفِ مشکیں
قلب میں شوقِ شہادت کی دُلھن حَجلہ نشیں
حُسنِ انساں کا سراپا یہ ہے قاسم ؑ کی قسم
کچھ مہینوں کا ہی دولھا یہ ہے قاسم ؑ کی قسم

ہاتھ میں تیغِ ہلالی ہے مثالِ ابرو
تیوری چڑھنا ہے، فوجوں سے سوالِ ابرو
یعنی وہ آئے، جو کرتا ہے، جدالِ ابرو
اس ہلالِ شہِ ؑ دیں کے ہیں ہلالِ ابرو
رن میں آئیگی نظر غیظ کی تصویریں دو
ابرو تن جائیں تو کھنچ جائینگی شمشیریں دو

www.emarsiya.com

فوج پر شامیوں کی چھا ہی گیا اس کا جلال | زلفیں شبرنگ ' سیہہ فام ہیں سوگندِ بلالؓ
نام ہی میں ہے نہاں حُسن کا اس کے اجمال | اُنگلیاں اُٹھنے لگیں آیا نظر جوں ہی ہلالؑ

ابرِ لشکر میں ہے غل ۔ رشکِ قمر آتا ہے
روزِ روشن میں بھی اب چاند نظر آتا ہے

فرق ہاتھوں پہ لئے آیا ہے جانباز یہ ہے | چومے ہیں شہؑ کے قدم رن میں سرافراز یہ ہے
فن میں کامل یہ ہے پیکار میں ممتاز یہ ہے | حرملہ کہتا ہے ' ماہر قدَر انداز یہ ہے

مُنہ کو کھولے ہوئے سُوفار بھی تھرّاتے ہیں
تیر ۔ ترکش میں بھی رہتے ہوئے گھبراتے ہیں

آ کے میداں میں رُکا بندۂ ربِ اَزلی | یوں رجز پڑھنے لگا رن میں باآوازِ جلی
خوب پہچان لو تم میں ہوں ہلالِ تجلّی | دیں مرا وہ ہے جو ہے دینِ حسینؑ ابنِ علیؑ

میرے تیور سے ہے ظاہر کہ جلالی میں ہوں
نام کہتا ہے مرا ۔ تیغِ ہلالی میں ہوں

اس طرح کرنے لگا شیر یہ اعدا سے مقال | کوفیو ۔ مجھ سے سُنو حضرتِ عباسؑ کا حال
بنی ہاشم کے قمر وہ ہیں ' نہیں اُن کی مثال | اصل میں چاند وہ ہیں نام کا بس میں ہوں ہلال

سامنے اُن کے بصد پاسِ ادب جاتا ہوں
اپنا میں نام بھی لیتے ہوئے شرماتا ہوں

بوند شبنم کی میں ہوں فیض کا دریا وہ ہیں | شمع کی لَو ہوں میں اور مہر کا جلوا وہ ہیں
ایک قطرہ میں ہوں اور بحر وفا کا وہ ہیں | عبدِ ناچیز میں ہوں اصل میں آقا وہ ہیں

ایک ذرّے کو بھلا مہر سے نسبت کیا ہے
یہ حقیقت ہیکہ بندے کی حقیقت کیا ہے

www.emarsiya.com

میں نے سرورؑ کے علمدارؑ سے عزت پائی | میں ہوں اک چرخِ اعانت کا ہلالِ اَرضی
نسبتِ نام سے میرے مجھے کہتے ہیں سبھی | نعلِ شبدیزِ وفاداریٔ عباسِؑ علیؑ

راہ میں پائے فرس خاک پہ دَب جاتے ہیں
پہلی تاریخ کے سب چاند نظر آتے ہیں

غیظ' میداں میں مرا اپنا جو بستر کھولے | نظرِ عزم مری ۔ عزم کا دفتر کھولے
پرچمِ رحم و اماں شام کا لشکر کھولے | میری ہیبت' کمرِ شمر سے خنجر کھولے

سب کمان‌دار سُنیں' بہرِ قتال آیا ہے
تیغ والوں سے کہو رن میں ہلال آیا ہے

مُسلمو ۔ اپنے نبیؐ زادے کے پیچھے نہ پڑو | تہمتیں حضرتِ شبیرؑ پہ جھوٹی نہ گھڑو
تختِ بے دیں پہ خوشامد کے نگینے نہ جڑو | چاند سے فاطمہؑ زہرا کے نہ لِلّہ لڑو

نُورِ ارمانِ نبیؐ آنکھوں کے تارے ہیں حسینؑ
ڈوبتے دین کے اس وقت سہارے ہیں حسینؑ

چال کردارِ یزیدی کی جو چل جائیگی | آرزو بدعتِ باطل کی نکل جائیگی
دین کی شکل نئے ڈھنگ سے ڈھل جائیگی | اصلِ اسلام کی صورت ہی بدل جائیگی

ایک ہیں حافظِ دیں عالمِ امکاں میں حسینؑ
سر ہتیلی پہ لئے آئے ہیں میداں میں حسینؑ

شیرِ میدانِ وغا نے جو رجز ختم کیا | قیس لڑنے کے لئے فوج سے باہر نکلا
تیغ سے کردیا بے دیں نے جری پر حملا | وار کو اُس کے بہادر نے سپر پر روکا

بولا غازی کسی گوشے میں نکل جا بزدل
تیغ چلتی ہے مری دیکھ سنبھل جا بزدل

www.emarsiya.com

کھکے یہ شیر نے سر پر جو کیا قیس کے وار | فرق کو کاٹ کے دل تک اُتر آئی تلوار
چار آئینہ بھی کٹ کر ہوا میدان میں چار | شیر کی زد سے نہ ہٹ سکتا تھا میداں میں شکار

حَرب اور ضرب کے آلات سے تھا لیس تمام
لیلیٰ تیغِ ہلالی سے ہوا قیس تمام

بولے انصار کہ اے مرحبا کیا وار کیا | کہا قاسمؑ نے یہ ہے بزمِ وغا کا دولھا
بولے اکبرؑ کہ بنا سینہ سپر بابا کا | کہا عباسؑ نے کیا ہاتھ تھا بے شک تیرا

اُس کے حملے ہوئے ایماں کی توانائی سے
جوش، پھر بڑھنے لگا حوصلہ افزائی سے

منتشر فوج ہوی شیر کی ہیبت چھائی | تیغ چلتے ہوئے پیغام۔ اجل کا لائی
دادِ عباسؑ سے ہاتھوں میں وہ طاقت آئی | لشکرِ شام کی میداں میں ہوی پسپائی

حملے کرتے ہوئے اک حشر بپا کرتا ہے
نام۔عباسؑ کا لے لیکے وغا کرتا ہے

ناصرِ سبطِ پیمبرؐ ہے۔ مکرم یہ ہے | شکل۔ انساں کی جو رکھتا ہے وہ ضیغم یہ ہے
فن میں ناوک فگنی کے بھی مُسلّم یہ ہے | لشکرِ شاہؑ کا اک تیرِ مُجسم یہ ہے

اپنا جوہر۔ یہ اُسی وقت ہی دکھلائیگا
حرملہ سامنے آئے تو مزا آئیگا

حملۂ شیر سے سب ہوکے پریشاں بھاگے | اپنا مُنہ موڑ کے ایماں سے بد ایماں بھاگے
جو بڑھے چار قدم۔ چھوڑ کے میداں بھاگے | فوج میں جو تھے پہلواں وہ پہلواں بھاگے

پاؤں سر پر رکھے ہر ایک ستمگر بھاگا
ایک دیندار سے بے دین کا لشکر بھاگا

www.emarsiya.com

ہے کہاں ساقئ خُم ۔ رزم کے میدان میں آ
کیف آجائے تو کچھ اور لکھوں اُس کی وغا
قیس کو دیکھ ہلالِ بَجَلی نے مارا
مئے عرفانِ ولا ۔ چاند کے ساغر میں پلا

خُم کے میخانے کی تصویر ہو ساقی نامہ
ورقِ ماہ پہ تحریر ہو ساقی نامہ

تیرے ہی فیض سے وہ تا حدِ امکاں پہنچا
آج کوشش سے بڑی چاند میں انساں پہنچا
دسویں درجے پہ جو سلمانؓ کا ایماں پہنچا
صدیوں پہلے وہاں ساقی ترا عرفاں پہنچا

علمِ وہبی تھا ترا واقفِ تفسیرِ قمر
ترے خطبے کے ہیں الفاظ میں تصویرِ قمر

جامِ عرفاں میں یہ تصویر دکھا دے ساقی
میری نظروں کے حجابات اُٹھا دے ساقی
چاند کی سطح سے نظروں کو ملا دے ساقی
ماہیّت چاند کی کیا ہے وہ بتادے ساقی

میری آنکھوں میں سمائے نہ کوئی غیرِ ہلال
حالتِ نشّہ میں کرتا ہی رہوں سیرِ ہلال

ساقی احساس ہے مجھ کو کہ ہوا مجھ سے قصور
مہ جبیں کو ترے دیکھوں تو بڑھے قلب کا نُور
عزمِ سیرِ قمرِ چرخ کروں ۔ کیا ہے ضرور
مئے دیدار سے اُسکے مجھے حاصل ہو سُرور

جامِ صہبائے وفا پی کے اثر کو دیکھوں
چشمِ دل سے بنی ہاشم کے قمر کو دیکھوں

یہ قمر نور فشانی میں رہا ہے مصروف
کیوں نہ ہو ماہِ وفا ، مہرِ وفا سے معروف
اس پہ ہے خاتمہ جذباتِ وفا کا موقوف
اسکے سایے سے بھی ہے دور خُسوف اور کُسوف

ساقی ، خدشہ نہیں ہے وصفِ پسر کو تیرے
نہیں لگ سکتا گہن ۔ رشکِ قمر کو تیرے

www.emarsiya.com

ساقی وہ گھر گیا فوجوں میں ہلالِ دیندار
ہاتھ کو کاٹتے ہیں اُسکے ۔ وغا میں غدّار
کردیا اُس نے مگر تیرہ نفر کو فی النّار
رن میں عباسِ علیؑ ۔ اُسکی زباں کی ہے پکار

مار کر تیغ و تبر ۔ ظلم کا اظہار کیا
اس کو میدان میں اعدا نے گرفتار کیا

شمر کے سامنے لاتے ہیں اب اس کو اعدا
جسم پر زخموں کے پھولوں کا گلستاں ہے کھلا
فرق اور شانوں سے مظلوم کے خوں ہے بہتا
سُرخئ خوں میں بھی ہر زخم نظر آیا ہرا

زخم کے عکس سے ریتی نظر آتی ہے ہَری
مقصدِ شاہؑ کی کھیتی نظر آتی ہے ہَری

گلِ مقصود کے پھولوں سے بھرا ہے داماں
اُٹھتا ہے سینے میں دریائے عطش کا طوفاں
خون آلودہ جبیں ۔ صبحِ شہادت کا نشاں
دل تو زخمی ہے پہ محفوظ ہے دل میں ایماں

نظرِ جستجوئے درد کو گل ملتے ہیں
جسم پر باغِ شہادت کے کنول کھلتے ہیں

اس کی نظروں میں اب آتا ہے نظر خلد کا باغ
دلِ حسّاس پہ ہے بیکسئ شاہؑ کا داغ
شربتِ اجرِ رسالت کا پیا اس نے ایاغ
زخم ہیں جسم پہ یا نصرتِ سرورؑ کے چراغ

چشمِ حق بیں میں براہیمؑ کا گلشن یہ ہیں
آج تک صفحۂ تاریخ پہ روشن یہ ہیں

شمر نے دیکھ کے اس شیر کو اعدا سے کہا
حکم سُنتے ہی یہ ظالم کا ۔ شقی ایک بڑھا
دیر کیوں کرتے ہو سر کاٹ دو فوراً اسکا
سر ۔ قلم تیغ سے اس ناصرِ سرورؑ کا کیا

گرم ریتی پہ ہے میداں میں طپیدہ لاشہ
ہے شجاعت کا نشاں حلقِ بُریدہ لاشہ

www.emarsiya.com

خونِ غازی میں ہوا اس طرح غلطاں لاشا
فرق کا خون بہا ۔ سُرخ ہوا ہے چہرا
نظر آتا ہے ہلالِ بَجَلی اک دولھا
اسکے لاشے پہ کڑی دھوپ نے سایہ ڈالا

قلبِ مظلوم کے مقصود نے ڈالی چادر
لاش پر رحمتِ معبود نے ڈالی چادر

اس کے ہر زخم پہ ہے قاسمِ مضطر کی نظر
اس کی بھرپور جوانی پہ ہے اکبرؑ کی نظر
اس کے حلقومِ بُریدہ پہ ہے سرورؑ کی نظر
ہے کٹے ہاتھوں پہ عباسِؑ دلاور کی نظر

شہؑ پہ قربان ہوا ۔ قابلِ تقلید یہ ہے
قتلِ عباسؑ کے مضمون کی تمہید یہ ہے

مرثیہ لکھا یہ باقرؔ نے باخلاصِ دلی
خلد میں ہوگئی خوش ۔ روحِ ہلالِ بَجَلی
باغِ عالم سے گیا بندۂ ربِ اَزَلی
یہ تھا اک ناصر و غم خوارِ حسینؑ ابنِ علیؑ

خوں فشاں ہوتا ہے شبیرؑ کا ماتم کا ہلال
حشر تک روئیگا اس پر بھی مُحرّم کا ہلال

www.emarsiya.com